530

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 4فروری 2016ء

روزنامہ (1913ء سے جاری شدہ) FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 4فروری 2016ء 24ربیع الثانی 1437ہجری 4تبلیغ 1395ہش جلد 66-101 نمبر 30

I. 75

مچھلی والے کی دعا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور مچھلی والے (کا بھی ذکر کر) جب وہ غصے سے بھرا ہوا چلا اور اس نے گمان کیا کہ ہم اس پر گرفت نہیں کریں گے۔ پس اندھیروں میں گھرے ہوئے اس نے پکارا کہ کوئی معبود نہیں تیرے سوا تو پاک ہے۔ یقیناً میں ہی ظالموں میں سے تھا۔

پس ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور اسے غم سے نجات بخشی اور اسی طرح ہم ایمان لانے والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسم اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور ضرور ہے اور ضرور ہے کہ پہلے ابتہال اور اضطراب کی حالت پیدا ہو۔

(ڈائری 30مارچ 1903ء)

"دعا کرنا اور کرانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی۔ یہ اسم اعظم ہے۔ اس کے سامنے کوئی انہونی چیز نہیں ہے۔ ایک خبیث کے لئے جب دعا کے ایسے اسباب میسر آجائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے اور بغیر دعا کے وہ اپنی توبہ پر بھی قائم نہیں رہ سکتا۔"

(ڈائری 15فروری 1903ء)

دعا عمدہ شئے ہے۔ اگر توفیق ہو تو ذریعہ مغفرت کا ہو جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ سے رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ مہربان ہو جاتا ہے۔ دعا کے نہ کرنے سے اول زنگ دل پر چڑھتا ہے، پھر قساوت پیدا ہوتی ہے، پھر خدا سے اجنبیت پھر عداوت، پھر نتیجہ سلب ایمان ہوتا ہے۔

(ڈائری 19۔اپریل 1904ء)

دعا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت میں اس طرح سے بھی دعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ اس مرد بزرگ کی دعاؤں کو سنے۔ اور بارہا دیکھا گیا ہے کہ اس طرح دعا قبول ہو جاتی ہے۔ (ڈائری 10مارچ 1907ء)

اللہ جلشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکاوزاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی وطہارت کی چادر پہنا دیتا ہے۔ اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بے جا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے۔ (ڈائری 10مئی 1903ء)

جلسہ سالانہ بنگلہ دیش سے حضور انور کا اختتامی خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن سے بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اختتامی خطاب ارشاد فرمائیں گے۔ یہ خطاب ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق مورخہ 7فروری 2016ء کو 2:45 بجے دوپہر براہ راست نشر ہوگا۔ نیز نشر مکرر کے اوقات درج ہوں گے۔ احباب استفادہ فرمائیں۔

7فروری	11:30pm
8فروری	6:00 am
10فروری	7:00pm, 12:00pm
11فروری	6:30am
13فروری	11:20pm, 12:15pm
14فروری	6:30am

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔ مورخہ 28فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔" (الفضل 6مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

5 فروری 2016ء

- 5:00 am عالمی خبریں
- 5:20 am تلاوت قرآن کریم
- 5:30 am منتخب تحریرات مبارکہ حضرت مسیح موعود
- 6:00 am یسرنا القرآن
- 6:30 am حضور انور کا خطاب بر موقع ایم ٹی اے کانفرنس
- 6:50 am خلافت احمدیہ سال بہ سال
- 7:15 am سپینش سروس
- 7:45 am پشتو مذاکرہ
- 8:25 am ترجمۃ القرآن کلاس
- 9:30 am علم الابدان
- 9:55 am لقاء مع العرب
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم
- 11:15 am درس حدیث
- 11:30 am یسرنا القرآن
- 12:00 pm IAAAE سپوزیم 2 مئی 2015ء
- 1:40 pm راہ ہدیٰ
- 2:55 pm انڈونیشین سروس
- 4:00 pm دینی وفقہی مسائل
- 4:35 pm تلاوت قرآن کریم
- 4:55 pm سیرت النبی ﷺ
- 6:00 pm خطبہ جمعہ Live
- 7:35 pm Shotter Shondhane Live
- 8:45 pm کسوٹی
- 9:20 pm خطبہ جمعہ 5 فروری 2016ء
- 10:30 pm یسرنا القرآن
- 11:00 pm عالمی خبریں
- 11:30 pm الحوار المباشر Live

6 فروری 2016ء

- 1:30 am اوپن فورم
- 2:00 am خطبہ جمعہ 5 فروری 2016ء
- 3:20 am راہ ہدیٰ
- 5:00 am عالمی خبریں
- 5:20 am تلاوت قرآن کریم
- 5:35 am یسرنا القرآن
- 6:00 am IAAAE سپوزیم
- 6:35 am پرکشش کینیڈا
- 6:55 am قرآن کریم کا تعارف
- 7:10 am خطبہ جمعہ 5 فروری 2016ء
- 8:20 am راہ ہدیٰ
- 9:55 am لقاء مع العرب
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم
- 11:15 am منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
- 11:45 am الترتیل
- 12:15 pm حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 2 جون 2012ء
- 1:05 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
- 1:40 pm سوال و جواب
- 2:55 pm انڈونیشین سروس
- 4:00 pm خطبہ جمعہ 5 فروری 2016ء
- 5:15 pm تلاوت قرآن کریم
- 5:25 pm الترتیل
- 6:00 pm انتخاب سخن Live
- 7:00 pm بنگلہ سروس
- 8:05 pm میدان عمل کی کہانی
- 9:00 pm راہ ہدیٰ Live
- 10:30 pm الترتیل
- 11:05 pm عالمی خبریں
- 11:30 pm الحوار المباشر Live

7 فروری 2016ء

- 1:30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
- 2:00 am راہ ہدیٰ
- 3:30 am سٹوری ٹائم
- 3:50 am خطبہ جمعہ 5 فروری 2016ء
- 5:05 am عالمی خبریں
- 5:20 am تلاوت قرآن کریم
- 5:30 am منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
- 6:00 am الترتیل
- 6:30 am خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی
- 7:30 am سٹوری ٹائم
- 7:50 am خطبہ جمعہ 5 فروری 2016ء
- 9:00 am میدان عمل کی کہانی
- 9:55 am لقاء مع العرب
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم
- 11:10 am آؤ حسن یار کی باتیں کریں
- 11:30 am یسرنا القرآن
- 12:00 pm گلشن وقف نو
- 1:00 pm فیتھ میٹرز
- 2:00 pm سوال و جواب
- 3:00 pm جلسہ سالانہ بنگلہ دیش Live
- 6:00 pm خطبہ جمعہ 17۔اکتوبر 2014ء (سپینش ترجمہ)
- 7:15 pm Shotter Shondhane
- 8:30 pm گلشن وقف نو
- 9:25 pm گفتگو
- 10:00 pm کڈز ٹائم
- 10:30 pm یسرنا القرآن
- 11:00 pm عالمی خبریں
- 11:30 pm گلشن وقف نو

8 فروری 2016ء

- 2:35 am Loch Lomond
- 3:00 am خطبہ جمعہ 5 فروری 2016ء
- 4:10 am سوال و جواب
- 5:10 am عالمی خبریں
- 5:25 am تلاوت قرآن کریم
- 5:45 am گلشن وقف نو
- 8:50 am رفقائے احمد
- 9:30 am Loch Lomond
- 9:50 am خطبہ جمعہ 29 جنوری 2016ء
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم
- 11:15 am درس حدیث
- 11:30 am الترتیل
- 12:05 pm جامعہ احمدیہ یوکے سپورٹس ڈے 2 مئی 2015ء
- 1:00 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
- 1:35 pm سیرت حضرت مسیح موعود
- 2:00 pm فرنچ پروگرام 24 نومبر 1997ء
- 3:05 pm خطبہ جمعہ 11 ستمبر 2015ء (انڈونیشین ترجمہ)
- 4:10 pm تقاریر
- 5:00 pm تلاوت قرآن کریم
- 5:15 pm درس ملفوظات
- 5:30 pm الترتیل
- 6:05 pm خطبہ جمعہ 19 مارچ 2010ء
- 7:05 pm Shotter Shondhane
- 8:10 pm تقاریر
- 8:45 pm سیرت حضرت مسیح موعود
- 9:05 pm The Bigger Picture
- 10:00 pm منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
- 10:30 pm الترتیل
- 11:05 pm عالمی خبریں
- 11:25 pm جامعہ احمدیہ یوکے سپورٹس ڈے

9 فروری 2016ء

- 12:10 am سیرت حضرت مسیح موعود
- 12:30 am صومالی سروس
- 1:00 am قصص الانبیاء
- 2:00 am اللہ کے خادم
- 3:10 am خطبہ جمعہ 19 مارچ 2010ء
- 4:10 am تقاریر
- 5:00 am عالمی خبریں
- 5:20 am تلاوت قرآن کریم
- درس حدیث
- 5:45 am الترتیل
- 6:20 am جامعہ احمدیہ یوکے سپورٹس ڈے
- 7:05 am کڈز ٹائم
- 7:40 am خطبہ جمعہ 19 مارچ 2010ء
- 8:45 am ہجرت
- 9:25 am ہومیو پیتھی اور اس کے کرشمے
- 9:55 am لقاء مع العرب
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم
- 11:15 am درس مجموعہ اشتہارات
- 11:30 am یسرنا القرآن
- 12:00 pm گلشن وقف نو
- 1:00 pm اوپن فورم
- 1:30 pm آؤ اردو سیکھیں
- 2:00 pm سوال و جواب
- 3:00 pm انڈونیشین سروس
- 4:00 pm خطبہ جمعہ 5 فروری 2016ء (سندھی ترجمہ)
- 5:05 pm تلاوت قرآن کریم
- 5:15 pm منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
- 5:45 pm یسرنا القرآن
- 6:00 pm فیتھ میٹرز
- 7:00 pm Shotter Shondhane
- 8:00 pm سپینش سروس
- 9:05 pm جمہوریت سے انتہا پسندی تک
- 10:00 pm آداب زندگی
- 10:35 pm یسرنا القرآن
- 11:00 pm عالمی خبریں
- 11:30 pm گلشن وقف نو

10 فروری 2016ء

- 12:30 am خطبہ جمعہ 5 فروری 2016ء (عربی ترجمہ)
- 1:30 am آؤ اردو سیکھیں
- 1:55 am آسٹریلین سروس
- 2:30 am نور مصطفی
- 2:55 am فیتھ میٹرز
- 3:50 am سوال و جواب
- 5:00 am عالمی خبریں
- 5:20 am تلاوت قرآن کریم
- 5:25 am درس مجموعہ اشتہارات
- 5:40 am یسرنا القرآن
- 6:25 am گلشن وقف نو خدام و اطفال الاحمدیہ
- 7:10 am جمہوریت سے انتہا پسندی تک
- 8:10 am آؤ اردو سیکھیں
- 8:30 am سٹوری ٹائم
- 8:45 am آسٹریلین سروس
- 9:15 am آداب زندگی
- 9:55 am لقاء مع العرب
- 11:00 am تلاوت قرآن کریم
- 11:15 am الترتیل
- 11:50 am جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 7 فروری 2016ء
- 3:05 pm انڈونیشین سروس
- 4:10 pm خطبہ جمعہ 5 فروری 2016ء (سواحیلی ترجمہ)
- 5:15 pm تلاوت قرآن کریم
- 5:25 pm خطبہ جمعہ 12 مارچ 2010ء
- 6:40 pm جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 7 فروری 2016ء
- 9:55 pm فیتھ میٹرز
- 11:00 pm عالمی خبریں
- 11:20 pm جلسہ سالانہ جرمنی 3 جون 2012ء

11 فروری 2016ء

- 12:30 am فرنچ سروس
- 1:30 am دینی وفقہی مسائل
- 2:05 am کڈز ٹائم
- 2:55 am خطبہ جمعہ 12 مارچ 2010ء
- 3:55 am مقابلہ نظم 6 فروری 2016ء
- 5:00 am عالمی خبریں
- 5:15 am تلاوت قرآن کریم
- 5:25 am منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
- 5:55 am الترتیل
- 6:30 am جلسہ سالانہ بنگلہ دیش 7 فروری 2016ء
- 9:30 am اوپن فورم
- 10:00 am لقاء مع العرب
- 11:05 am تلاوت قرآن کریم
- درس مجموعہ اشتہارات
- 11:40 am یسرنا القرآن
- 12:00 pm بیت الواحد جرمنی کا افتتاح
- 12:55 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
- 1:20 pm منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
- 1:50 pm ترجمۃ القرآن کلاس
- 2:55 pm انڈونیشین سروس
- 4:00 pm جاپانی سروس
- 5:05 pm تلاوت قرآن کریم
- 5:20 pm درس مجموعہ اشتہارات
- 5:35 pm یسرنا القرآن
- 5:55 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
- 7:00 pm خطبہ جمعہ 5 فروری 2016ء
- 8:05 pm سچ تو یہ ہے!
- 8:40 pm احمدیت لاس اینجلس میں
- 9:05 pm Persian Service
- 9:05 pm ترجمۃ القرآن کلاس
- 10:40 pm یسرنا القرآن
- 11:00 pm عالمی خبریں
- 11:40 pm بیت الواحد جرمنی کا افتتاح

مکرم محمد حسین شاہد صاحب

ریاست جموں وکشمیر کا تاریخی اور مذہبی پس منظر

وجہ تسمیہ

کشمیر کی وجہ تسمیہ کے بارہ میں مختلف روایات بیان کی جاتی ہیں۔

ایک روایت کے مطابق قدیم زمانہ میں جب کشمیر ''ستی سر'' کے نام سے وسیع جھیل کی صورت میں موجود تھی۔ اس کے کناروں پر آباد لوگوں کو (Jalod Bhave) نامی آدم خور دیو سے نجات دلانے کے لے بارہ مولہ کے مقام پر کشب رشی نے پہاڑ کاٹ کر سارا پانی باہر نکالا تھا۔ اس طرح وادی کشمیر ظہور میں آگئی چونکہ کشب رشی کی کوشش سے وادی وجود میں آئی۔ اس لئے اس کا نام کشمیر ہوگیا۔

دوسری روایت یوں ہے کہ کشب رشی کی محبوبہ کا نام میر تھا دونوں کا نام ملا کر یہ جگہ کشمیر ہوگئی۔

ایک روایت ہے 558 قبل مسیح میں بنی اسرائیل کے کچھ قبائل ہجرت کر کے افغانستان، گلگت اور کشمیر وغیرہ علاقوں میں آباد ہوگئے جو قبیلہ وحدی کشمیر میں وارد ہوا۔ اسے اس سرزمین کی خوبصورتی نے بہت مسحور کیا اور انہوں نے اس کا نام کشمیر رکھا۔

(جموں وکشمیر کی جغرافیائی حقیقتیں صفحہ 23)

حضرت مسیح موعود کشمیر کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

کشمیر وہ لفظ ہے جس کو کشمیری زبان میں کشیر کہتے ہیں ہر ایک کشمیری اس کو کشیر بولتا ہے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہ لفظ عبرانی ہے کہ جو ک اور اشیر کے لفظ سے مرکب ہے اور اشیر عبرانی زبان میں شام کے ملک کو کہتے ہیں اور کاف مماثلت کے لئے آتا ہے۔ پس صورت اس لفظ کی کاشیر تھی یعنی کاف الگ اور اشیر الگ۔ جس کے معنی تھے مانند ملک شام یعنی شام کے ملک کی طرح۔ اور چونکہ یہ ملک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہجرت گاہ تھا اور وہ سرد ملک کے رہنے والے تھے اس لئے خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو تسلی دینے کے لئے اس ملک کا نام کَـاَشِیْـر رکھ دیا جس کے معنی ہیں اشیر کے ملک کی طرح۔ پھر کثرت استعمال سے الف ساقط ہوگیا اور کشیر رہ گیا پھر بعد اس کے غیر قوموں نے جو کشیر کے باشندے نہ تھے اور نہ اس ملک کی زبان رکھتے تھے ایک میم اس میں زیادہ کر کے کشمیر بنا دیا مگر یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے کہ کشمیری زبان میں اب تک کشیر ہی بولا جاتا اور لکھا جاتا ہے۔

اس عظیم الشان انکشاف کے بعد کہ کشمیری یہودی نسل سے ہیں۔ ''کشمیر'' کی وجہ تسمیہ کا مسئلہ بھی حل ہوجاتا ہے۔ جس کا واقعاتی ثبوت یہ ہے کہ خود اہل کشمیر اس خطہ کو آج تک کشیر ہی کہتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کا ایک شعر ہے۔

کشیری کہ با بندگی خود گرفتہ
بُتے می تراشد زسنگ مزارے

(روزگار فقیر جلد 2)

محل وقوع

اس کے شمال میں روس، شمال مغرب میں چین، جنوب میں ہندوستان و پاکستان اور شمال مغرب میں افغانستان واقع ہے۔ کوہ ہمالیہ کے عین دامن میں وسیع خطہ چاروں طرف سے لمبے اور اونچے پہاڑوں کے قدرتی طور پر محفوظ قلعہ کی مانند ہے یہ محل وقوع کے لحاظ خاص اہمیت رکھتا ہے۔

خوبصورت وادی

وسیع وعریض وادی کے سرسبز وشاداب کھیت، چشمے، باغات، کوہسار، دریا، آبشار اور جھیلیں، گلمرگ کے میدان کو پہلی نظر دیکھتے ہی صاحب ذوق شہنشاہ ہند جہانگیر بادشاہ نے کشمیر کے متعلق بے ساختہ یہ کہا۔

اگر فردوس بروئے زمیں است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

اس نے وادی کشمیر کی صد فیصد سچی تصویر پیش کی تھی۔

وادی کشمیر حسن اور خوبصورتی کے لحاظ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ یہاں بلند و بالا پہاڑوں کے کئی سلسلے ہیں جن میں کوہ ہمالیہ اور کوہ قراقرم قابل ذکر ہیں۔ کشمیر کا 80 فیصد رقبہ پہاڑی ہے۔ جس کی زمین نہایت زرخیز ہے۔ یہاں پانی کی فراوانی ہے۔ خوبصورت نہروں کا جال بچھا ہوا ہے۔ جن کی تعداد 17 ہے۔ یہ جھیلیں دریائے جہلم سے پانی حاصل کرتی ہیں۔ اس میں جنگلات کے بڑے بڑے سلسلے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق گیارہ ہزار مربع میل علاقے پر جنگلات ہیں۔ اس میں آبنوس کے درختوں کے جھنڈ ہیں۔ ان کے علاوہ اخروٹ اور سفیدہ کے درختوں کی کثرت ہے۔ یہاں گندم اور چاول کی کاشت ہوتی ہے۔

جھیل ڈل:

مغل بادشاہوں نے جھیل ڈل کے کنارے شالامار باغ، نشاط باغ، نسیم باغ لگوائے۔ اس کی لمبائی 6 کلومیٹر اور چوڑائی 4 کلومیٹر ہے۔ جھیل کے اندر کچھ مصنوعی جزیرے بنائے گئے ہیں۔ جھیل کے اندر کثرت سے مچھلی پائی جاتی ہے۔ جھیل ڈل کشمیر کی بہترین سیرگاہ ہے اور اسے دنیا کے خوبصورت ترین مقامات سے ایک قرار دیا گیا ہے۔

جھیل وُلّر:

یہ سوپور اور بانڈی پور کے درمیان واقع ہے۔ ایشیا کی سب سے بڑی میٹھے پانی کی جھیل ہے۔ اس کی لمبائی 30 کلومیٹر اور چوڑائی 10 کلومیٹر ہے۔ اس میں مرغابی کا شکار بھی ہوتا ہے۔ جھیل کے کنارے وٹلب کے مقام پر ایک خوبصورت باغ بنایا گیا ہے۔ سلطان زین العابدین نے جھیل کے درمیان ایک چھوٹا سا جزیرہ بنوایا تھا جس کا نام ''زینہ لانک'' ہے۔ اس کی لمبائی 85 میٹر اور چوڑائی 70 میٹر ہے۔ اس کی اوسط گہرائی 12 فٹ ہے۔ دریائے جہلم مشرق کی طرف سے اس میں داخل ہوتا ہے اور مغرب کی طرف سے خارج ہوتا ہے۔

ریاست جموں وکشمیر ایک زرعی ریاست ہے۔ یہاں کے 80% باشندے زراعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ چاول، مکئی، باجرہ اور گندم یہاں کی مشہور فصلیں ہیں۔ شمالی علاقہ جات میں پھل اور میوہ جات کثرت سے ہوتے ہیں۔ جن میں اخروٹ، خوبانی، شہتوت، انگور، سیب، ناشپاتی، بادام، آڑو، انجیر، آلوچہ اور چیری مشہور پھل ہیں۔

زعفران ریاست کی ایک اہم اور قیمتی پیداوار ہے۔ سیب کشمیر میں میوہ جات کا سردار کہلاتا ہے۔

(جموں وکشمیر کی جغرافیائی حقیقتیں صفحہ 108-109)

فرانسیسی سیاح ڈاکٹر برنیئر نے جو اورنگ زیب کے زمانہ میں برصغیر میں سیروسیاحت کر رہا تھا۔ کشمیر کی نسبت لکھا ہے۔

''دوسرے ممالک کی نسبت کشمیر میں علم وفضل کی فروانی ہے۔ ادبیات اور حکمت سے یہاں کے لوگ کافی واقف ہیں۔ صنعت وحرفت میں بھی کسی سے کم نہیں۔ کشمیر جنت نظیر ہے سارا ملک سرسبز و شاداب باغ کی طرح ہے۔

(بحوالہ مسئلہ کشمیر اور ہندو مہاسبھائی مؤلفہ ملک فضل حسین صفحہ 99)

کشمیر کی سرزمین جہاں زرخیز ہے وہاں اس خطہ میں رہنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی زرخیز دماغ ودیعت کئے۔

رقبہ:

ریاست جموں وکشمیر کا رقبہ تین ممالک بھارت، پاکستان اور چین کے زیر قبضہ ہے۔ بھارت 60%، پاکستان 30% اور چین 10%۔

آبادی:

2011ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست جموں وکشمیر کی کل آبادی ہے۔

تفصیل درج ذیل ہے۔

کشمیر زیر کنٹرول انڈیا 1,25,48,926، 1998ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان آزاد کشمیر کی آبادی 22.973 ملین، 2004ء کی مردم شماری کے مطابق آبادی 33.4 ملین۔ آزاد کشمیر کی آبادی 640,000 ہے۔

انتظامی تقسیم

بھارت کے زیر قبضہ جموں وکشمیر کے علاقہ میں 3 صوبے 26 اضلاع اور 48 تحصیلیں ہیں۔

آزاد کشمیر کے 10 اضلاع اور تحصیلیں ہیں۔

گلگت بلتستان کے 7 اضلاع اور 18 تحصیلیں ہیں۔

نسلی اور لسانی جائزہ

ریاست کے طول وعرض میں مختلف نسلی گروہ اور مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں۔ ان کا اپنا کلچر اور جداگانہ زبانیں ہیں۔

قومیں:

گلگتی، بلتی، لداخی، کشمیری، ڈوگرہ، گوجر

زبانیں:

کشمیری، گوجری، ڈوگری، پونچھی، پہاڑی، پوریگی اور چترالی۔

لسانی تناسب:

1۔ کشمیری بولنے والے 70 لاکھ
2۔ گوجری بولنے والے 20 لاکھ
3۔ ڈوگری بولنے والے 15 لاکھ
4۔ لداخی، بلتی شینا بولنے والے 15 لاکھ

(ہفت روزہ کشمیر 30 جولائی 1991ء)

مذہبی تناسب:

مذہبی لحاظ سے 1981ء میں تناسب حسب ذیل تھا۔

مسلمان: 65.84%
ہندو: 31.65%
سکھ: 1.06%
بودھ: 1.26%
دیگر: 0.19%

شرح خواندگی:

بھارتی مقبوضہ کشمیر: 54%
آزاد کشمیر: 58%
گلگت بلتستان: 13%

شہری اور دیہاتی تناسب:

آزاد کشمیر میں آبادی کا 90% دیہات میں اور 10% شہروں میں، گلگت بلتستان میں آبادی کا 91.65% دیہات اور 8.35% شہروں میں رہتا ہے۔

کشمیر کی غیر معمولی اہمیت

☆ کشمیر کی قدرتی خوبصورتی کی وجہ سے دنیا بھر کے سیاح ہر سال یہاں آتے ہیں۔

☆ ایشیا کے وسط میں ہونے کے لحاظ سے ایشیا کی بڑی بڑی حکومتوں کے درمیان رابطہ کے لئے Gate Way ہے۔ (بھارت، افغانستان، پاکستان، چین اور روس)

☆ دفاعی لحاظ سے حفاظت کی ایک بہترین پناہ گاہ ہے۔

Mustafa.583
Talha 1940

Mustafa.583
Talha 1940

☆ دریاؤں کی وجہ سے کشمیر کی غیر معمولی اہمیت ہے۔ ریاست کے بڑے دریاؤں کی تعداد 8 ہے اور چھوٹے معاون دریاؤں کی تعداد 36 ہے۔ بارشوں کی وجہ سے 5 بڑے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ جو ریاست کا عظیم سرمایہ ہیں۔ پھلدار درختوں کے باغات ہیں جن میں سیب، ناشپاتی، آڑو، آلوچہ، آلوبخارا، انار، اخروٹ، بادام، شہتوت اور خوبانی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

ماہرین نے ان جنگلات کو ریاست کا سبز سونا قرار دیا ہے۔ ان جنگلات میں بے شمار جڑی بوٹیاں بھی پائی جاتی ہیں۔

خواجہ یوسف صراف اپنی مشہور ''تاریخ کشمیر یز فائٹ فریڈم'' میں لکھتے ہیں۔

''کشمیر میں طبّی جڑی بوٹیوں کی اتنی متنوع اقسام، اتنی کثرت سے موجود ہیں کہ شاید ساری دنیا اس کی نظیر نہیں ملتی۔''

(جموں و کشمیر کی جغرافیائی حقیقتیں صفحہ 235)

دنیا کے بڑے بڑے مذاہب اور کشمیر کی اہمیت

مولانا محمد اسد اللہ قریشی صاحب لکھتے ہیں۔

دنیا کے تمام مذاہب میں کشمیر جنت نظیر کہلاتا ہے اور ہر مذہب کسی نہ کسی حیثیت سے کشمیر جنت نظیر سے اپنا تعلق جتاتا ہے۔ ہندو مذہب کا دعویٰ ہے کہ کشمیر مقدس مقام ہے اور ان کے سارے فرقوں کا منبع کشمیر جنت نظیر میں ہے اور اس سے اس کی مذہبی روایات وابستہ ہیں۔

بدھ مذہب:

بدھ مذہب والوں کا دعویٰ ہے اس کی مذہبی روایات کشمیر سے وابستہ ہیں اور یہ مقدس ملک ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے۔ بدھ مذہب کی بعض مذہبی روایات پر مشتمل تانبے کے کتبے کندہ کروا کر سری نگر کے آس پاس زیر زمین محفوظ کروائے گئے ہیں۔ جن کی دریافت کے لئے کوششیں جاری ہیں۔

عیسائیت:

اگرچہ عیسائی یہ تسلیم نہیں کرتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں مدفون ہیں۔ مگر یہ مانتے ہیں کہ یوز آسف جن کی قبر محلّہ خانیار سری نگر میں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خاص حواریوں میں سے تھے اور یہ بھی جدید تحقیقات سے ثابت کرتے ہیں کہ قدیم زمانہ میں یہاں نسطوری فرقہ کے عیسائی بستے تھے۔ اس طرح عیسائی بھی کشمیر سے قرون اولیٰ کے عیسائیوں کی مذہبی روایات وابستہ کرتے ہوئے اسے مقدس مقام قرار دیتے ہیں۔

یہودیت:

یہودی کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا ایک کثیر حصہ قدیم زمانہ میں کشمیر میں آکر آباد ہوگیا تھا اور تخت سلیمان اور اہل کشمیر کے اسرائیلی نام۔ ان کے لباس اور ان کے چہرے اور ان کا تمدن بنی اسرائیل سے شدید مشابہت رکھتا ہے اور بعض قبرستان یہاں یہودیوں کے طریق کے مطابق برآمد ہوئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے اسرائیلیوں کے نزدیک بھی کشمیر کو خاص مقام حاصل ہے۔

اسلام:

مسلمان سب سے زیادہ یہاں آباد ہیں۔ یہاں ان کی مساجد معابد، خانقاہیں، قبرستان اور آثار بھی کثرت سے ہیں۔

گویا کشمیر تمام مذاہب کے پیروکاروں کے لئے پرامن پناہ گاہ رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کے نقطہ نظر سے کشمیر کی اہمیت

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں کشمیر کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ کشمیر کے بارہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

''چونکہ کشمیر میں (-) کی اکثریت ہے اس لئے کشمیر بھی ہمیں بہت پیارا ہے پھر ہمیں اس لئے بھی پیارا ہے کہ وہاں قریباً (80) اسّی ہزار احمدی ہیں پس ہمیں دعائیں کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کشمیری بھائیوں کی مدد کرے۔ آخر کشمیر وہ ہے......جس میں مسیح اول دفن ہیں اور مسیح ثانی کی بڑی بھاری جماعت وہاں موجود ہے۔

(الفضل 23 فروری 1957ء)

ریاست جموں و کشمیر میں جماعت احمدیہ کی خدمات

جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود کے بارہ میں پیشگوئی تھی۔ ''خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔''

آپ نے خلافت سے قبل کشمیر کے دورہ کے دوران کشمیریوں کی بے بسی اور مظلومی کی حالت کا خود مشاہدہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ ان کی آزادی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ چنانچہ آپ نے دامے، درمے، قدمے سخنے اہل کشمیر کی ہر ممکن امداد کی۔ کشمیر کے دورہ جات کے دوران اہل کشمیر کی ہر ممکن راہنمائی کی ان کی مدد کے لئے تمام تر وسائل کو بروئے کار لائے۔ آپ نے ان کے اندر آزادی کا شعور پیدا کیا۔ تعلیمی ترقی کی طرف توجہ دلائی جس سے کشمیریوں میں تعلیمی شعور پیدا ہوا۔ آپ نے ان کی اقتصادی حالت بہتر بنانے کے لئے مختلف تجاویز دیں۔ بد رسومات کے خلاف شعور بیدار کیا۔ سادہ زندگی کی تلقین کی۔ باہمی اتحاد و اتفاق سے زندگی گزارنے کی تلقین کی آپ کے دوروں کے نتیجہ میں سیاسی بیداری پیدا ہوئی۔ سیاسی پارٹیاں بنیں۔ جنہوں نے کشمیریوں کے حقوق کے حصول کے لئے آواز بلند کرنی شروع کی۔ آپ نے الفضل میں کشمیریوں کی آزادی کے لئے مضامین کا ایک سلسلہ شروع کیا جس سے آزادی کا شعور بیدار ہوا نیز آپ نے خطبات، تقاریر، درسوں اور خطوط کے ذریعہ ان کے اندر آزادی کے لئے ایک روح پیدا کی۔

آپ کے اس جذبہ، ہمدردی کو دیکھ کر آپ کو بالاتفاق آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صدر بنایا گیا۔ آپ کے دور صدارت میں کشمیر کے گوشہ گوشہ میں تنظیمیں قائم کی گئیں۔ آپ کی اس لگن کو دیکھ کر نہ صرف کشمیر کا ہر احمدی بلکہ دنیا کا ہر احمدی ان کا سپاہی بن گیا۔ صدر کمیٹی نے اپنے وسائل اور ذرائع کو کام میں لاتے ہوئے نہ صرف ریاست کے اندر بلکہ بیرون ممالک ایسے رنگ میں کشمیریوں کے حق میں آواز بلند کی جس سے عمائدین متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ آپ کی اس بھرپور جدوجہد آزادی کے پیش نظر ہی حکومت ہند نے کشمیریوں کے حقوق دینے کا فیصلہ کیا۔

حضرت مصلح موعود نے مسلمانان کشمیر کی خدمت کے لئے باقاعدہ ایک ریلیف فنڈ قائم کیا۔ جماعت کے چوٹی کے وکلاء نے ریاست میں جا کر مقدمات کی بلا اجرت و معاوضہ پیروی کی۔

کشمیر کے ذہین طلبہ کی اعلیٰ تعلیم کا بندوبست کیا۔ ریاست میں تحریک شُدھی کے مقابلہ کے لئے قادیان سے علماء بھجوائے گئے۔ جنہوں نے دلائل سے مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے بلکہ انہیں میدان چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔

جب منزل سامنے نظر آنے لگی۔ کشمیر کمیٹی کی انتہائی کامیابیوں کو دیکھتے ہوئے ڈوگرہ حکومت اور کانگریس نے اندرونی اور بیرونی سازشوں کا جال پھیلا دیا۔ انہوں نے پروپیگنڈا کر کے کشمیریوں کی بہبود و ترقی کے خلاف محاذ کھول دیا اور فرقہ واریت کا سوال پیدا کر کے باہمی اتحاد کو متاثر کیا۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی دو سالہ خدمات اتنی متنوع اور اتنی مؤثر اور اتنی دور رس اور نتیجہ خیز تھیں کہ ریاست کے باشعور مسلمانوں نے کشمیر کمیٹی کے خلاف اس پروپیگنڈہ کو بجا طور پر رد کرتے ہوئے اسے ہندوؤں اور ریاستی حکام کی سازش قرار دیا۔ جس میں بعض مخالفین بھی ان کے آلہ کار بن گئے تھے اور آپ کے استعفیٰ سے جو کام چل رہا تھا یک تعطل کا شکار ہوگیا۔ جس سے آزادی کشمیر کی تحریک کو سخت نقصان پہنچا۔ جدید کشمیر کمیٹی بنائی گئی اس کے آغاز و انجام سے متعلق جناب شیخ عبدالحمید صاحب ایڈووکیٹ سابق صدر آل کشمیر مسلم کانفرنس اور پروفیسر علم الدین صاحب سالک پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کے بیانات نہایت اہم ہیں۔ جناب شیخ عبدالحمید کا بیان ہے کہ

''میرے نزدیک دیانتداری کا تقاضا یہ ہے کہ اس امر کا اظہار بلا خوف تردید کیا جائے کہ میاں بشیر الدین محمود صاحب امام جماعت احمدیہ اور ان کی تشکیل کردہ کشمیر کمیٹی اور ان کی جماعت کے افراد نے جو گراں بہا خدمات تحریک آزادی کشمیر کے سلسلہ میں انجام دیں۔ اس کا ہی یہ نتیجہ ہوا کہ مسلمانان ریاست اپنے حقوق حاصل کرنے میں بڑی حد تک کامیاب ہوئے ملازمتوں میں ان کی کمی پوری ہونی شروع ہوئی۔ اسمبلی یعنی مجلس قانون ساز کا قیام عمل میں آیا۔ جس قدر مساجد و دیگر مقدس و متبرک مقامات سکھوں کے عہد سے ڈوگرہ حکومت کے زیر قبضہ و تصرف تھے سب واگزار ہو کر اہل اسلام کو مل گئے اور صوبہ کشمیر و میرپور جس کو ڈوگرہ حکمران اپنی ذاتی ملکیت اور زرخرید جانتے تھے اور زمینداروں سے حق مالکان وصول کرتے تھے بالآخر اس سے ان کو دست بردار ہونا پڑا۔ نہ صرف لوگوں کو حق ملکیت ہی مل گیا بلکہ رقم مالکانہ جو مالیہ اراضی میں تھی۔ وہ بھی منفی ہوگئی۔ جس سے مسلمانوں کو لاکھوں روپے سالانہ کی ادائیگی معاف ہوگئی اور جائیداد زرعی دیہی کے رہن و بیع وغیرہ پر جو پابندی عائد تھی دور ہوگئی یہ لوگ اپنی مقبوضہ جائیداد کے مالک کامل بن گئے پریس اور پلیٹ فارم کو بھی آزادی نصیب ہوئی، تعصب مذہبی نے جب میاں بشیر الدین صاحب کو کشمیر کمیٹی کی صدارت سے علیحدگی پر مجبور کر دیا۔ تو ان کی جگہ علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صدر چنے گئے علامہ مسلمانوں کے لحاظ سے بڑے محترم تھے مگر ان کے پاس ایسی کوئی منظم جماعت نہ تھی جیسی کہ جماعت احمدیہ میاں بشیر الدین صاحب کے تابع فرمان تھی اور نہ ہی علامہ کے پاس ایسا کوئی سرمایہ تھا کہ جس سے وہ ریاست کے اندر جماعت احمدیہ کی طرح اپنے خرچ پر دفاتر کھول دیتے۔ اس لئے ان کی صدارت کے ایام میں کوئی نمایاں کام نہ ہوسکا۔ کہاں میاں بشیر الدین محمود کے حکم سے سر ظفر اللہ اور شیخ بشیر احمد و چوہدری اسد اللہ وغیرہ وکلاء مقدمات کی پیروی کے لئے آتے رہے بلکہ مستقل طور پر بعض سری نگر، میرپور، نوشہرہ و جموں میں رہ کر کام کرتے رہے ان کے طعام و قیام وغیرہ کے تمام اخراجات بھی میاں صاحب بھیجتے رہے۔ ان کے مستعفی ہونے کے بعد نہ دفتر رہے نہ مستقل وکلاء ہی رہے۔ ایک بار سری نگر کے ایک کیس میں جبکہ میں شیخ صاحب کی گرفتاری پر قائم مقام صدر مسلم کانفرنس تھا میرے لکھنے پر انہوں نے بہار کے وکیل سرکار انعام الحق صاحب کو سری نگر میں بحث کرنے کے لئے روانہ فرمایا چند دن رہے اور ہائیکورٹ میں بحث فرما کر واپس چلے گئے۔''

جناب پروفیسر علم الدین صاحب سالک (پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور) کا بیان ہے۔

''حکومت کشمیر کی طرف سے ایک بااثر پیر صاحب آئے دن کشمیر سے آکر لاہور کی مسجد غوثیہ میں فروکش رہتے تھے وہ یہاں کشمیر کمیٹی کے خلاف سازش کرتے رہتے تھے اس نے احرار نیشنلسٹ مسلمانوں سے مل کر اور دیگر اپنے کام کے آدمیوں کی معرفت کشمیر کمیٹی کے ممبروں تک راز داری کے ساتھ رسائی حاصل کر کے تفرقہ و انتشار کا بیج بویا۔ اور ڈاکٹر محمد اقبال کو بھی بیچ میں گانٹھ لیا۔ اسی تفرقہ اندازی کا ہی نتیجہ تھا کہ فرقہ وارانہ جذبات کو بھڑکا کر احمدی اور غیر احمدی کا سوال بڑے زور سے اٹھایا گیا چنانچہ اندر ہی اندر یہ تحریک چلائی گئی کہ کشمیر کمیٹی کا

باقی صفحہ 6 پر